

[راجع: ۲۷۵۷]

تشیخ

حضرت کعب بن مالک نے غزوہ تبوک سے بلا اجازت غیر حاضری کی تھی اور یہ بڑا بھاری مٹی جرم تھا جو ان سے صادر ہوا۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے اور ان کے ساتھیوں سے پورا ترک موالات فرمایا حتیٰ کہ ان کی توبہ اللہ نے قبول کی۔ اب ایسے معاملات خلیفہ اسلام کی صواب دید پر موقوف کئے جاسکتے ہیں۔

۹۵- کتاب التمنیٰ

کتاب نیک ترین آرزوؤں کے جائز ہونے میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(تمنی عرف عام میں آدمی کا یوں کہنا کاش ایسا ہوتا، تمنی اور تریجی میں یہ فرق ہے کہ تمنی اس بات میں بھی ہوتی ہے جو محال ہو جیسے کہنا کہ کاش جوانی پھر آجاتی اور تریجی ہمیشہ ان ہی باتوں میں ہوتی ہے جو ہونے والی ہوں)

۱- باب مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّيِّ وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

باب آرزو کرنے کے بارے میں اور جس نے شہادت کی آرزو کی

(۷۲۲۶) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے، کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو میرے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کو برا جانتے ہیں مگر اسباب کی کمی کی وجہ سے وہ شریک نہیں ہو سکتے اور کوئی ایسی چیز میرے پاس نہیں ہے جس پر انہیں سوار کروں تو میں کبھی (غزوات میں شریک ہونے سے) پیچھے نہ رہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

۷۲۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَّ رَجُلًا يَكْزُرُهُنَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ، مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ، ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ، ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ)).

[راجع: ۳۶]

۷۲۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي أَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ، ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا)) فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللَّهِ.

(۷۲۲۷) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو مالک نے خبر دی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ کو تین مرتبہ دہراتے تھے کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔

تشیخ بس اصل درویشی یہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمادی کہ کل کے لیے کچھ نہ رکھ چھوڑے، جو روپیہ یا مال متاع آئے وہ غراء اور مستحقین کو فوراً تقسیم کر دے۔ اگر کوئی شخص خزانہ اپنے لیے جمع کرے اور تین دن سے زیادہ روپیہ پیسہ اپنے پاس رکھ چھوڑے تو اس کو درویش نہ کہیں گے بلکہ دنیا دار کہیں گے۔ ایک بزرگ کے پاس روپیہ آیا، انہوں نے پہلے چالیسواں حصہ اس میں سے زکوٰۃ کا نکالا پھر باقی ۳۹ حصے بھی تقسیم کر دیے اور کہنے لگے میں نے زکوٰۃ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے پہلے چالیسواں حصہ نکالا اگر سب ایکبارگی خیرات کر دیتا تو اس فرض کے ثواب سے محروم رہتا۔ حیدر آباد میں بہت سے مشائخ اور درویش ایسے نظر آتے ہیں کہ دنیا دار ان سے ہمراتب بہتر ہیں۔ افسوس ان کو اپنے تئیں درویش کہتے ہوئے شرم نہیں آتی وہ تو سہو کاروں کی طرح مال و

دولت اکٹھا کرتے ہیں ان کو مہاجرین یا ساہوکار کا لقب دینا چاہیے نہ کہ شاہ اور فقیر کا۔ (وحیدی) الاما شاء اللہ۔

باب نبی کریم ﷺ کا ارشاد

۳- باب قولِ النَّبِيِّ ﷺ:

کہ اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا

((لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ)).

(۷۲۲۹) ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) فرمایا اگر مجھ کو اپنا حال پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور عمرہ کر کے دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

۷۲۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ. مَا سَفْتُ الْهَذْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا)). [راجع: ۲۹۴]

(۷۲۳۰) ہم سے حسن بن عمر جری نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع بصری نے، ان سے حبیب بن ابی قریبہ نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ساتھ تھے، پھر ہم نے حج کے لیے تلبیہ کہا اور ۴ ذی الحجہ کو مکہ پہنچے، پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف کا حکم دیا اور یہ کہ ہم اسے عمرہ بنا لیں اور اس کے بعد حلال ہو جائیں (سوا ان کے جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حلال نہیں ہو سکتے) بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اور کہا کہ میں بھی اس کا احرام باندھ کر آیا ہوں جس کا رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے، پھر دوسرے لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد منی جاسکتے ہیں؟ (اس حال میں کہ ہمارے ذکر منی ٹپکتے ہوں؟) آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ سے سراقہ بن مالک نے ملاقات کی۔ اس وقت آپ بڑے شیطان پر رمی کر رہے تھے اور پوچھایا رسول اللہ! یہ ہمارے

۷۲۳۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَتَيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا وَالْمَرَوَةِ، وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلَنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذْيٌ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنْ هَذْيٍ غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَذْيُ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلُّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مَنِي وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْ لَا أَنْ مَعِيَ الْهَذْيُ لَحَلَلْتُ)) قَالَ: وَلَقِيَهُ سَرَّاقَةٌ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَلَا هَذِهِ خَاصَّةٌ؟ قَالَ: ((لَا بَلَّ لِلْأَبْدِ)) قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ

لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی مکہ آئی تھیں لیکن وہ حائضہ تھیں تو آنحضرت ﷺ نے انہیں تمام اعمال حج ادا کرنے کا حکم دیا، صرف وہ پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کر سکتی تھیں اور نہ نماز پڑھ سکتی تھیں۔ جب سب لوگ بطحاء میں اترے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ سب لوگ عمرہ و حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میرا صرف حج ہوگا؟ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عائشہ کو ساتھ لے کر مقام تنعیم جائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

باب آنحضرت ﷺ کا یوں فرمانا کہ کاش

ایسا اور ایسا ہوتا

(۷۲۳۱) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کو نیند نہ آئی، پھر آپ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک مرد میرے لیے آج رات پہرہ دیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں یا رسول اللہ! (انہوں نے کہا) میں آپ کیلئے پہرہ دینے آیا ہوں، پھر آنحضرت ﷺ سوئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خرائے کی آواز سنی۔ ابو عبداللہ امام بخاری نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ جب نئے نئے مدینہ آئے تو بحالت بخار حیرانی میں یہ شعر پڑھتے تھے۔ ”کاش میں جانتا کہ میں ایک رات اس وادی میں گزار سکوں گا (وادی مکہ میں) اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہوگی۔“ پھر میں نے نبی ﷺ سے اسکی خبر کی۔

حَايِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَسْكُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهَرُ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبُطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةِ عُمَرَةَ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمَرَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ.

[راجع: ۱۵۵۷]

۴- باب قولِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَيْتَ

كَذَا وَكَذَا))

۷۲۳۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ، ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ قَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قِيلَ: سَعْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ جُنْتُ أَخْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بِلَالٌ: أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتُ لَيْلَةَ

بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خِرْتُ وَجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ۲۸۸۵]

مولانا وحید الزماں نے اس شعر کا ترجمہ شعر میں یوں کیا ہے۔

کاش میں مکہ کی پاؤں ایک رات گرد میرے ہوں جلیل اذخر نبات

تَشْرِیْحُ

یہ پہرہ کا ذکر مدینہ میں شروع شروع آتے وقت کا ہے کیونکہ دشمنوں کا ہر طرف ہجوم تھا۔ آپ کی دعا سجدہ بیٹھ کے حق میں قبول ہوئی۔

باب قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا

(۷۲۳۲) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رشک صرف دو شخصوں پر ہو سکتا ہے ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے اور اس پر (سننے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اس کا ایسا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس شخص کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو (دیکھنے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کر رہا ہے۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم نے جریر نے پھر یہی حدیث بیان کی۔

باب جس کی تمنا کرنا منع ہے

اور اللہ نے سورہ نساء میں فرمایا، ”اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر (مال میں) فضیلت دی ہے۔ مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے اور عورتیں اپنی کمائی کا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو بلاشبہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔“

اللہ ہر ایک کی حالت جانتا ہے جس کو جتنا دیا ہے، اسی میں اس کی حکمت ہے پس لوگوں کو دیکھ کر ہوس کرنا کیا ضرور ہے۔

(۷۲۳۳) ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا، ان سے ابو الاحوص نے، ان سے عاصم نے بیان کیا، ان سے نضر بن انس نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں موت کی آرزو کرتا۔

۵- باب تَمَنَّى الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ

۷۲۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحَاسَدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ)).

[راجع: ۵۰۲۶]

۶- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنَّى

﴿وَلَا تَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ [النساء: ۳۲]

۷۲۳۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَمَنَّوْا الْمَوْتَ لَتَمَنَيْتُ)).

[راجع: ۵۶۷۱]

تشیخ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر بہت طویل ہوئی تھی۔ انہوں نے طرح طرح کے فتنے اور فساد مسلمانوں میں دیکھے مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت، خارجیوں کا زور ظلم، اس وجہ سے موت کو پسند کرنے لگے۔ قطلانی نے کہا اگر آدمی کو دین کی خرابی اور فتنے میں پڑنے کا ڈر ہو تب تو موت کی آرزو کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ میں کہتا ہوں ایک حدیث میں ہے اذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون دوسری حدیث میں ہے ایسے وقت میں یوں دعا کرنا بہتر ہے اللھم احیننی ما کانت الحیوۃ خیر الی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیر الی۔

۷۲۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنِ الْأَرْتِ نَعُوذُهُ، وَقَدْ احْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ۵۶۷۲]

(۷۲۳۴) ہم سے محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے ابن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

۷۲۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ)). [راجع: ۳۹]

(۷۲۳۵) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابی عبید نے جن کا نام سعد بن عبید ہے، عبد الرحمن بن ازہر کے مولیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے، اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نیکی میں اور زیادہ ہو اور اگر برا ہے تو ممکن ہے اس سے توبہ کر لے۔

تشیخ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت اور زائد ہے قال ابو عبد اللہ ابو عبید اسمہ سعد بن عبید مولى عبد الرحمن بن ازهر يعني امام بخاری نے کہا کہ ابو عبید کا نام سعد بن عبید ہے وہ عبد الرحمن بن ازہر کا غلام تھا۔

۷- باب قول الرجل: لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

باب کسی شخص کا کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت نہ ہوتی

۷۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَخْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بِيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ:

(۷۲۳۶) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو ہمارے والد عثمان بن جبہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ غزوہ خندق کے دن (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ بھی خود ہمارے ساتھ مٹی اٹھایا کرتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے

آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا دیا تھا۔ آپ فرماتے تھے ”اگر تو نہ ہوتا (اے اللہ!) تو ہم نہ ہدایت پاتے، نہ ہم صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر دل جمعی نازل فرما۔ اس معاندین کی جماعت نے ہمارے خلاف حد سے آگے بڑھ کر حملہ کیا ہے۔ جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے، نہیں مانتے۔ اس پر آپ آواز کو بلند کر دیتے۔“

لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَنَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُمِّيَّ (وَرُبَّمَا قَالَ)
إِنَّ الْمَلَأَ قَدْ بَغَوْنَا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً
أَبَيْنَا أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

[راجع: ۲۸۳۶]

مولانا وحید الزمان کا منظوم ترجمہ یوں ہے۔

تَشْرِیح

اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے لڑائی میں تو دے ہم کو ثبات
(یہ مصرعہ بارہویں پارے میں ہے یہاں مذکور نہیں ہے)

بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں جب وہ فتنہ چاہیں تو سختے نہیں ہم ان کی بات۔
آپ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے۔

باب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے۔

اس کو اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے

۸- باب كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ﷺ

(۷۲۳۷) مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے عمر بن عبید اللہ کے غلام سالم ابو النصر نے بیان کیا، جو اپنے آقا کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا اور میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا مانگا کرو۔“

۷۲۳۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّصْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى لِقَائِهِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُّوْا اللَّهَ الْعَافِيَةَ)). [راجع: ۲۸۱۸]

باب لفظ ”اگر مگر“ کے استعمال کا جواز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”اگر مجھے تمہارا مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی“

۹- باب مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوِّ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ﴾

شیخ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ مسلم نے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اگر مگر کنا شیطان کا کام کھولتا ہے اور نسائی نے جو روایت کی جب تجھ پر کوئی بلا آئے تو یوں نہ کہہ اگر میں ایسا کرتا اگر یوں ہوتا بلکہ یوں کہہ اللہ کی تقدیر میں یوں ہی تھا۔ اس نے جو چاہا وہ کیا تو ان روایتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر مگر کنا مطلقاً منع ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ اور رسول کے کلام میں اگر کالفاظ کیوں آتا۔ بلکہ ان روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ اپنی تدبیر پر نازاں ہو کر اور اللہ کی مشیت سے غافل ہو کر اگر مگر کنا منع ہے۔ آیت کے الفاظ حضرت لوط علیہ السلام کے ہیں جو انہوں نے قوم کی فرشتوں کے ساتھ گستاخی دیکھ کر کہے تھے۔

(۷۲۳۸) - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنِينَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: أَهْيَ الْتَمِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ)). قَالَ: لَا تَبْلُكَ امْرَأَةً أَغْلَنْتَ. [راجع: ۵۳۱۰]

(۷۲۳۸) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس پر عبد اللہ بن شداد نے پوچھا، کیا یہی وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہ کے رجم کر سکتا تو اسے کرتا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں وہ ایک اور عورت تھی جو (اسلام لانے کے بعد) کھلے عام (فحش کام) کرتی تھی۔

مگر قاعدے سے ثبوت نہ تھا یعنی چار عینی گواہ نہیں تھے۔

(۷۲۳۹) - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النَّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: ((لَوْ لَا أَن أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ)) وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا ((عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتِهِمْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ)) وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النَّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَن أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي)) وَقَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ

(۷۲۳۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا، ہم سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا، ایک رات ایسا ہوا آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! نماز پڑھے عورتیں اور بچے سونے لگے۔ اس وقت آپ (حجرے سے) برآمد ہوئے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا (غسل کر کے باہر تشریف لائے) فرمانے لگے اگر میری امت پر یا یوں فرمایا لوگوں پر دشوار نہ ہوتا۔ سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس وقت (اتنی رات گئی) ان کو یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ اور ابن جریج نے (اسی سند سے سفیان سے، انہوں نے ابن جریج سے) انہوں نے عطاء سے روایت کی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے اس نماز (یعنی عشاء کی نماز) میں دیر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! عورتیں بچے تو سو گئے۔ یہ سن کر آپ باہر تشریف لائے، اپنے سر کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے

۷۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النَّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: ((لَوْ لَا أَن أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ)) وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا ((عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتِهِمْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ)) وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النَّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَن أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي)) وَقَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ

تھے، فرما رہے تھے اس نماز کا (عمدہ) وقت یہی ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہو۔ عمرو بن دینار نے اس حدیث میں یوں نقل کیا۔ ہم سے عطاء نے بیان کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا لیکن عمرو نے یوں کہا آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اور ابن جریج کی روایت میں یوں ہے آپ سر کے ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے۔ اور عمرو نے کہا آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابن جریج نے کہا آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو اس نماز کا (افضل) وقت تو یہی ہے۔ اور ابراہیم بن منذر (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے محمد بن مسلم نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پھر یہی حدیث نقل کی۔

(۷۲۳۰) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبدالرحمن اعرج نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا واجب قرار دے دیتا۔

(۷۲۳۱) ہم سے عیاش بن الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید طویل نے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ ہوس کر نیوالے اپنی ہوس چھوڑ دیتے، میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے کی، ان سے ثابت نے، ان

رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عَمْرُو: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي)) وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ((إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَنْ أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي)) وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۵۷۱]

۷۲۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسُّوَاكِ)).

[راجع: ۸۸۷]

۷۲۴۱- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أَنَسٌ مِنَ النَّاسِ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ مَدَّ بِي الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمِّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُعْطِمُنِي رَبِّي وَيَسْتَفِينِي)).

تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

انس، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۱۹۶۱] سے انس رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی کریم ﷺ نے ایسا فرمایا جو اوپر مذکور ہوا۔

تشیخ یعنی حقیقت میں جنت کا کھانا پانی اس صورت میں آپ کا وصال روزہ ظاہری ہو گا نہ کہ حقیقت میں۔ مگر بعض نے کہا کہ کھانے پینے سے مجازی معنی مراد ہے کہ وہ مجھ کو قوت دیتا رہتا ہے جو تم کو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے۔ صوم و مال اس روزے کو کہتے ہیں جس میں افطار و سحر کے وقت میں بھی نہیں کھلایا جاتا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا جاتا ہے۔

۷۲۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا: فَإِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ: ((أَيْكُمْ مِنْغِي إِنِّي أَبَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)) فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ: ((لَوْ تَأَخَّرَ لَوَدَّتُكُمْ)). كَالْمُنْكَلِ لَهُمْ. [راجع: ۱۹۶۵]

(۷۲۴۲) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم کو زہری نے خبر دی اور لیث نے کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں کون مجھ جیسا ہے، میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرا دن ملا کر (وصال کا) روزہ رکھا، پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور وصال کرتا۔ گویا آپ نے انہیں تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

۷۲۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، عَنِ الْجَدْرِ أَمِنْ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: ((إِنْ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)) قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: ((فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمَكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاوُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاوُوا، لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَنْهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أَدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ

(۷۲۴۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الاحوص نے بیان کیا، کہا ہم سے اشعث نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں نے کہا، پھر کیوں ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل نہیں کیا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہو گئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ خانہ کعبہ کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لیے انہوں نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر داخل کریں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم (قریش) کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں میں اس سے انکار پیدا ہو گا تو میں حطیم کو بھی خانہ کعبہ میں

اَلصَّبَقُ بَابُهُ فِي الْأَرْضِ))۔ [راجع: ۱۲۶]

شامل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا۔

تشریح

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ایسا کر دیا تھا۔ شرقی اور غربی دو دروازے بنا دیئے تھے مگر حجاج بن یوسف نے ضد میں آکر اس عمارت کو تڑوا کر پہلی حالت پر کر دیا۔ آج تک اسی حالت پر ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس کے دو دروازے رکھتا ایک مشرقی ایک مغربی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر جیسا نشا آنحضرت ﷺ کا تھا اسی طرح کعبہ کو بنا دیا مگر خدا حجاج ظالم سے سمجھے اس نے کیا کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ضد سے پھر کعبہ تڑوا کر جیسا جاہلیت کے زمانہ میں تھا ویسا ہی کر دیا اگر کعبہ میں دو دروازے رہتے تو داخلے کے وقت کیسی راحت رہتی، ہوا آتی اور نکلتی رہتی اب ایک ہی دروازہ اور روشندان بھی ندارد۔ ادھر لوگوں کا ہجوم۔ داخلے کے وقت وہ تکلیف ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اور گرمی اور جس کے مارے نماز بھی اچھی طرح اطمینان سے نہیں پڑھی جاتی۔

(۷۲۴۴) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا (پسند کرتا) اور اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

۷۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيَا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ))۔ [راجع: ۳۷۷۹]

انصار کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔

(۷۲۴۵) ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ اس روایت کی متابعت ابوالتیاح نے کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔ اس میں بھی درے کا ذکر ہے۔

۷۲۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا))۔ تَابَعَهُ أَبُو الْتِيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشَّعْبِ۔

[راجع: ۴۳۳۰]

تشریح

یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے۔ اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ان احادیث کو جمع کیا جن میں اگر کا لفظ ہے تو معلوم ہوا کہ اگر مگر کتنا مطلقاً منع نہیں ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے اگر مگر سے بچا رہ وہ خاص مقاموں پر محمول ہے یعنی جب کسی کار خیر کا ارادہ کرے اور اس پر قدرت ہو تو اس کو کر ڈالے۔ اس میں اگر مگر نہ نکالے۔ دوسرے جب کوئی مصیبت پیش آئے کچھ نقصان ہو جائے تو اللہ کی تقدیر اور اس کے ارادے سے سمجھے۔ اس میں بھی اگر مگر نکالنا اور یوں کہنا اگر ہم ایسا